احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 12 نومبر 2001ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 12 نومبر 2001ء 25 شعبان 1422 ہجری-12 نبوت 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 258

اللہ نے بخش دیا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

ایک شخص راستہ پر جارہا تھا کہ اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی رستہ میں پڑی ہوئی دیکھی- اس نے اس ٹہنی کو ہٹا دیا- اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی کو قبول فرمایا اور اسے بخش دیا-

(صحیح بخاری کتاب المظالم باب من اخذ الغصن حدیث نمبر 2292)

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

جب انسان سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ پھر اسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خدا اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور وہ تقدیر جو شامت اعمال سے اس کے لئے مقرر ہوئی ہے' دور کی جاتی ہے۔ اس امر کے دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ انسان اپنی اس مختصر زندگی میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کا کس قدر محتاج ہے اور چاہتا ہے کہ ان بلاؤں اور وباؤں سے محفوظ رہے جو شامت اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور یہ ساری باتیں سچی توبہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ پس توبہ کے فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ اور نگران ہو جاتا ہے۔ اور ساری بلاؤں کو خدا دور کر دیتا ہے اور ان منصوبوں سے جو دشمن اس کے لئے تیار کرتے ہیں ان سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کا یہ فضل اور برکت کسی سے خاص نہیں بلکہ جس قدر بندے ہیں خدا تعالیٰ کے ہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک شخص جو اس کی طرف آتا ہے اور اس کے احکام اور اوامر کی پیروی کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی ہو گا جیسے پہلا شخص توبہ کر چکا ہے۔ وہ ہر ایک سچی توبہ کرنے والے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 120)

زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ معلوم نہیں کہ آئندہ سال تک کون مرے اور کون زندہ رہے گا۔ اس لئے سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے۔ (-) سو انسان کو چاہئے کہ اگر توبہ کرے تو خالص توبہ کرے۔ توبہ اصل میں رجوع کو کہتے ہیں۔ صرف الفاظ ایک قسم کی عادت ہو جاتی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرتے پھرو بلکہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو جیسا کہ حق ہے رجوع کرنے کا۔ کیونکہ جب متناقض جہات میں سے ایک کو چھوڑ کر انسان دوسری طرف آ جاتا ہے تو پھر پہلی جگہ دور ہو جاتی ہے اور جس کی طرف جاتا ہے وہ نزدیک ہو جاتی ہے۔ یہی مطلب توبہ کا ہے کہ جب انسان خدا کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور دن بدن اسی کی طرف چلتا ہے تو آخر یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ شیطان سے دور ہو جاتا ہے اور خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو جس کے نزدیک ہوتا ہے اسی کی بات سنتا ہے۔ اس لئے ایسے انسان پر جو عملی طور پر شیطان سے دور اور خدا سے نزدیک ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے فیوض اور برکات کا نزول ہوتا ہے اور سفلی آلائشوں کا گند اس سے دھویا جاتا ہے۔ (-) توبہ میں ایک خاصیت ہے کہ گذشتہ گناہ اس سے بخشے جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 409)

مجلس شوریٰ انصار اللہ

پاکستان 2001ء

مجلس انصار اللہ پاکستان کی سالانہ مجلس شوریٰ کا انعقاد 4 نومبر 2001ء کو ایوان محمود میں ہوا۔ یہ تقریب صبح سوا نو بجے سے اڑھائی بجے سہ پہر تک جاری رہی۔ اس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس نے کی۔ شوریٰ نے اگلے دو سال کے لئے صدر مجلس اور نائب صدر صف دوم کے انتخاب کے علاوہ نومبائعین کی تربیت کیلئے کئی تجاویز پر غور کیا اور حضور کی خدمت میں بھجوانے کی سفارش کی۔ صدر مجلس نے اختتامی خطاب میں مختلف تربیتی امور خصوصاً نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دلائی اور دعا کے ساتھ یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ مجلس شوریٰ میں 290 نمائندگان نے شرکت کی۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

انتھراکس کا علاج

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

انتھراکس آج کل بہت پھیلا ہوا ہے- اس کی ہومیو پیتھی دوا "انتھراسینم" ہے- میرے تجربے میں ہے کہ انتھراکس کی بنی ہوئی دوائی "انتھراسینم" کو اگر 200 کی طاقت میں دو دن کھلایا جائے اور پھر کبھی کبھی کھلائی جائے تو اس سے مستقل انتھراکس کا دفاع ہو جاتا ہے-

(لجنہ سے ملاقات 28-10-2001)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

4

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

دعوت الی الخیر

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا اور جو شخص کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر اس برائی کے کرنے والے کو ہوتا ہے اور اس کے گناہ میں کوئی کمی نہیں آتی۔

(مسلم کتاب العلم باب من سن حسنة او سيئة)

حضرت مسیح موعود کی دعوت الی اللہ کے متعلق ہدایات

حضرت مولوی قطب الدین رفیق حضرت مسیح موعود بیان کرتے ہیں۔ ایک دن مجھے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ دعوت الی اللہ کے لئے باہر گاؤں میں جاؤ۔ اور حضور نے مجھے دعوت الی اللہ کے متعلق مندرجہ ذیل ہدایات فرمائیں۔

1- جو لوگ شدید مخالف ہوں ان سے اعراض کرو۔
2- جو شخص کبھی کوئی مقدمہ ہار چکا ہو۔ یا اس کا کوئی رشتہ دار مر گیا ہو یا بیمار ہو یا کسی قسم کا صدمہ اسے پہنچا ہو۔ ایسے لوگوں کے پاس جا کر وعظ و نصیحت کرو۔ ان کے دلوں میں صدمہ کے سبب تکبر اور اباء کم ہو جاتا ہے اور جس کا تکبر ٹوٹ جاتا ہے وہ حق کے قبول کرنے کے بہت قریب ہوتا ہے۔

(الفضل 29 دسمبر 1914ء ص 5)

فرض کو سمجھو

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

''ہماری جماعت نے حضرت مسیح موعود سے یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ اس کام میں کوشش کرے گی اور ان سب روحوں کو جو اپنے اندر رشد و سعادت کا مادہ رکھتی ہیں ایک جگہ پر جمع کرے گی۔ پس تم لوگ اپنے اس فرض کو سمجھو اور بڑی کوشش اور ہمت سے اس کام میں لگے رہو۔ دیکھو جب ایک جگہ ایک نقطہ خیال کے چند آدمی جمع ہوتے ہیں تو کیسا سرور حاصل ہوتا ہے اس وقت تمہیں کیسی لذت حاصل ہوگی۔ تم خیال کرو کہ جس وقت کلمہ تم پڑھتے ہو وہی کلمہ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑھا جائے گا۔ ہر بستی ہر گاؤں اور ہر شہر میں وہی آواز سنائی دے گی...... اس وقت تمہیں کتنی لذت حاصل ہوگی۔''

(خطبات محمود۔ جلد اول، صفحہ 21)

خواب میں فرشتہ کی رہنمائی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں:

ایک دفعہ میں امریکہ کے مشہور شہر شکاگو کی ایک سڑک سے گزر رہا تھا۔ کہ ایک چھوٹا بچہ آیا اور کہا کہ آپ کو میری ماں بلاتی ہے۔ میں بچے کے ساتھ ان کے گھر پہنچا۔ جہاں ایک بوڑھی عورت نے استقبال کیا۔ خاطر مدارات کے بعد اس نے کہا۔ کہ میں ابھی چھوٹی عمر میں تھی۔ کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تحقیقات کروں کہ دنیا میں سب سے زیادہ سچا مذہب کون سا ہے۔ سو اس خیال سے کئی ایک مذاہب میں داخل ہوئی اور دعائیں کرتی رہی۔ مگر کہیں میری تشفی نہ ہوئی یہاں تک کہ میری شادی ہوئی۔ بچے ہوئے پوتے ہوئے۔ مگر میری اس دعا کی قبولیت مجھے نصیب نہ ہوئی۔ آج سے دو سال قبل ایک رات میں اسی آرام کرسی پر لیٹی ہوئی اس خیال میں رونے لگی۔ کہ میں نے عمر بھر خدا تعالیٰ سے ایک دعا کی وہ بھی قبول نہ ہوئی۔ اور میں غم میں روتے روتے سو گئی۔ تب خواب میں ایک فرشتہ دیکھا۔ اس نے کہا بیگم غم نہ کرو۔ تمہاری دعا سنی گئی ادھر دیکھو۔ وہ کون جا رہا ہے۔ جب میں نے کھڑکی کی اس طرف نگاہ کی تو مجھے ایک مشرقی شخص دکھائی دیا۔ پھر اس فرشتے نے کہا۔ کہ یہ شخص یہاں یعنی امریکہ میں آ رہا ہے۔ جو مذہب وہ لائے گا وہ سچا ہے۔ تم اس کو قبول کرو۔ میں اس خواب کے بعد کئی دن تک اس کھڑکی سے ہر آنے والے کو دیکھتی رہی۔ آخر مجبور ہو کر نا امیدی کو پاس بلا لیا۔ آج اتفاق سے میں پھر کسی بغیر ارادے کے یہاں بیٹھی تھی۔ اور آپ کو جاتے ہوئے دیکھا۔ میری آنکھوں میں وہ خواب پھر گیا۔ میں پہچان گئی کہ جو شخص خواب میں دکھایا گیا وہ آپ ہیں۔ پھر اس نے (احمدیت) قبول کر لی۔

(صادق بیتی ص 31)

سارا گاؤں احمدی ہو گیا

بورکینا فاسو کے ایک علاقے میں ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ یہاں سے جانے کا پروگرام ملتوی کر دو۔ وہ اس علاقے سے جا رہے تھے۔ اس اثناء میں احمدی داعیان الی اللہ کا ایک وفد وہاں پہنچ گیا اور ان کی دعوت سے سارے کا سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔

(الفضل 9 اگست 2000ء)

سالانہ تقریب تقسیم انعامات

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

مورخہ 28 اکتوبر 2001ء بروز اتوار ساڑھے چھ بجے شام ایوان محمود ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ اس پروقار تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر انعام صاحب نائب مہتمم مقامی نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ ربوہ کے 60 محلہ جات کے خدام کی تجنید 5984 ہے۔ دوران سال ربوہ میں 264 تربیتی اجلاسات ہوئے۔ نو مبائعین کے لئے متعدد تربیتی کلاسز اور مجالس سوال و جواب منعقد ہوئیں۔ دوران سال 202 میڈیکل کیمپس میں 13 ہزار مریضوں نے استفادہ کیا۔ 836 خدام نے عطیہ خون پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ دوران سال دفتر مقامی 24 گھنٹے کھلا رہا اور مفوضہ امور سرانجام دیئے گئے۔ 1943 وقار عمل ہوئے جن میں مجموعی طور پر 36 ہزار سے زائد خدام نے 3 ہزار گھنٹے کام کیا۔ اصلاح و ارشاد کے تحت 8 سیمینارز ہوئے۔ 27 آل ربوہ ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ شعبہ اطفال کے تحت تمام شعبوں میں بھرپور کام کیا گیا۔ 270 اجلاسات یوم والدین منعقد ہوئے۔ امور طلباء کے تحت 705 خدام کو ایک لاکھ 30 ہزار روپے کی کتب دی گئیں۔

محترم مہمان خصوصی نے اس سال کی آخری سہ ماہی اور دوران سال مجموعی کارکردگی پر مختلف پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے۔ مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے تحت دوران سال اعلیٰ کارکردگی کی بنا پر دارالصدر شرقی نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ربوہ میں بہترین وقار عمل کرنے پر بعض خدام کو تحائف دیئے گئے، اس کے علاوہ مجلس کے ہر شعبہ میں نمایاں کام کرنے والے خدام میں اعزازی شیلڈ تقسیم کی گئیں۔ آخری سہ ماہی میں اول محترم اسامہ منظور صاحب بلاک لیڈر رحمت بلاک قرار پائے۔ اسی طرح آخری سہ ماہی میں اول محلہ دارالنصر شرقی رہا۔ دوران سال محترم قدرت اللہ چیمہ صاحب کا بلاک رحمت ب اول رہا۔ اسی طرح دوران سال اعلیٰ کارکردگی کی بنا پر دارالنصر غربی حلقہ اقبال اول رہا محترم رشید احمد تنویر صاحب زعیم حلقہ نے انعام وصول کیا۔ انعامات کے بعد چند خدام نے ترانہ ''خدام احمدیت'' خوش الحانی سے پڑھا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا، جماعت احمدیہ کے ہر شخص کا یہ فرض بنتا ہے کہ جس مقصد کے لئے یہ شہر ربوہ آباد کیا گیا ہے اور جن دعاؤں کے ساتھ حضرت مصلح موعود نے اس کی بنیاد رکھی ان کو ہم پیش نظر رکھیں۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم سب اپنا اپنا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ ربوہ کے قیام کے تمام مقاصد پورے ہوئے ہیں یا نہیں اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمارا شہر ایک اعلیٰ اور مثالی شہر بن سکتا ہے۔ خدام کو مخاطب کرتے ہوئے مہمان خصوصی نے فرمایا کہ آپ اگر مضبوط ارادہ کریں کہ ہر برائی کو روکنا ہے، ماحول کو پاک کرنا ہے اور دوسروں کو نیکی کی تلقین کرنی ہے تو ہم بہت جلد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی توقعات کو پورا کر لیں گے۔ محترم مہمان خصوصی نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کوئی احمدی گھرانہ ایسا نہ ہو جس میں نماز کا اہتمام نہ ہو اور قرآن کریم کی تلاوت کی آواز نہ آتی ہو آپ کو اپنا جائزہ لینا چاہئے اور حضور انور کی اس خواہش کو پورا کرنا چاہئے۔ مہمان خصوصی نے آخر پر وسعت حوصلہ کے بارے میں چند نصائح کیں۔ تقریب کا اختتام دعا سے ہوا۔ ایوان محمود ربوہ کے خدام سے مکمل بھرا ہوا تھا تقریباً 800 خدام حاضر تھے۔ تقریب کے بعد ایوان محمود کے شرقی لان میں مہمانان اور خدام کو عشائیہ پیش کیا گیا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 17 نومبر 2001ء

12-15 a.m	اردو کلاس
1-15 a.m	نیا چاند دیکھنا
1-45 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
2-45 a.m	سالانہ صنعتی نمائش
3-15 a.m	مجلس عرفان
4-05 a.m	لجنہ میگزین
5-05 a.m	تلاوت۔ خبریں۔ درس ملفوظات
6-00 a.m	کہکشاں
6-30 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
7-30 a.m	چلڈرنز کارنر
8-00 a.m	لقاء مع العرب
9-00 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حسن کا پیکر - سپہ گری کے روپ میں

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ مشہور عسکری مہمات کا اجمالی تذکرہ

درویش خان مندرانی بلوچ صاحب

قسط اول

دیار امن کا شہزادہ

اس بزم ہستی میں نور اور ظلمت کی جنگ ابتداء ہی سے چلی آئی ہے مگر روشنی کی ایک کرن تاریکیوں کے دبیز پردوں کو پھاڑ کر رکھ دیتی ہے اسی طرح قوت بازو پر بھروسہ کرنے والی طاغوتی طاقتیں ہمیشہ ہی اپنے ارادوں میں ناکام رہی ہیں۔ کچھ ایسا ہی نظارہ چشم فلک نے میدان بدر میں دیکھا کہ تین سو تیرہ شمع نور کے پروانے توحید کے دیوانے اپنے سے کہیں زیادہ طاقتور ظلمت اور ضلالت کے لشکر کے لئے تباہی اور ہلاکت کا پیغام بن گئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کیا ہی خوب فرماتے ہیں۔

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امن کے پیغام نے دنیا والوں کے دل جیتے۔ آپؐ نے وحشت اور بربریت کی بجائے امن اور شانتی کا درس دیا۔ خون کی ندیاں بہانے کی بجائے عفو اور پردہ پوشی کا نمونہ پیش کیا اور کھوپڑیوں کے مینار تعمیر کرنے کی بجائے درگزر کی وہ تعلیم دی کہ جس کے نتیجے میں محبتوں کا لشکر دم بدم آگے سے آگے ہی بڑھتا چلا گیا اور چند ہی سالوں میں دس لاکھ مربع میل پر اسلامی حکومت کا جھنڈا لہرانے لگا۔

حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام جنگیں دفاعی جنگیں تھیں۔ جنگ کی ابتداء تو کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب حارثؓ بن ابی ہالہ کو ابتداء اسلام میں انتہائی ظالمانہ طور پر شہید کر کے کر دی تھی جن کا قصور صرف الٰہی وحدانیت کی گواہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار تھا۔ پھر رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ ظالموں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور آپ کی جان لینے کے درپے ہو گئے جس کی وجہ سے آپ کو وطن سے بے وطن ہونا پڑا تو وطن سے باہر بھی ظالموں نے پیچھا نہ چھوڑا اور مدینہ والوں کو دھمکیاں لکھ کر بھجیں کہ تم نے ہمارے ساتھی کو پناہ دی ہے اب اسے اپنے شہر سے نکال دو ورنہ لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ہم تمہارے مردوں کو قتل کر دیں گے اور تمہاری عورتوں کو لونڈیاں بنا لیں گے۔

(ابوداؤد: کتاب الخراج: باب فی خبر النضیر)

اس وقت خدا کی غیرت جوش میں آئی اور آپ خدائی ارشاد کے مطابق دشمن کے مقابل اتر آئے۔ چنانچہ ایک ہجری سے دو ہجری تک نو مہمیں بھیجی گئیں۔

نویں مہم میدان بدر میں حق و باطل کا فیصلہ کر گئی۔ بدر کا مقام مکہ سے تقریباً ایک سو ساٹھ میل جب کہ مدینے سے نوّے میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

میدان بدر دشمن کے لئے پیغام اجل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے دوسرے سال آٹھویں رمضان کو مدینہ سے نکلے۔ آپ کے ساتھیوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔ جس میں ستتر (77) مہاجرین اور دو سو چھتیس انصار شامل تھے۔ یہی تعداد حدیثوں میں طالوت کے ساتھیوں کی بیان ہوئی ہے جنہوں نے دریا عبور کیا تھا۔ صحابہ کرامؓ اس خیال سے نکلے تھے کہ ابوسفیان کے اس قافلے کو روکا جائے جو کہ ملک شام سے تجارت کر کے آ رہا تھا مگر خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا مسلمانوں کے پہنچنے سے قبل ہی ابوسفیان بڑی ہوشیاری سے اپنے قافلے کو دوسرے رستہ سے بچا کر لے گیا اور ساتھ ہی اس نے ضمضم بن عمرو غفاری کو مکہ کی طرف روانہ کر دیا کہ جلدی سے مکے کے لوگ ہماری مدد کو آئیں۔ چنانچہ ابوجہل کی قیادت میں ایک ہزار کا لشکر بڑے کر و فر سے مسلمانوں کے مقابلے کے لئے نکلا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے سے ہی مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے تیار بیٹھے تھے اور سریہ نخلہ میں عمرو بن حضرمی کا مسلمانوں کے ہاتھوں قتل کو بہانہ بنا کر عوام الناس کو پہلے سے ہی جنگ کے لئے مشتعل کیا جا چکا تھا اور اس کا واحد مقصد اسلام کو اس بزم ہستی سے معدوم کرنا تھا۔

(تاریخ طبری: جلد اول: حصہ سوم: مطبوعہ 1936ء حیدر آباد دکن)

آنحضرتؐ کی دعائیں

اس ایک ہزار کے لشکر میں سات سو اونٹ اور ایک سو گھوڑے شامل تھے۔ ساتھ ہی گانے والی عورتوں کا دستہ بھی تھا جو اپنے ساتھیوں کا حوصلہ بڑھانے آئی تھیں۔ اسی طرح شراب کے مٹکے بھی لدے ہوئے تھے۔ غرضیکہ عیاشی کے سارے سامان موجود تھے۔ روزانہ دس اونٹ سپاہیوں کی ضیافت کے لئے سرداران قریش ذبح کرتے تھے جب کہ اس کے بالمقابل مسلمانوں کی بے بسی کا یہ عالم تھا کہ تین سو تیرہ مظلوموں کے پاس صرف (70) اونٹ تھے جن پر تین تین چار چار آدمی باری باری سوار ہوتے تھے اور چند گھوڑے تھے اور چند تلواریں تھیں۔ غرضیکہ سامان حرب نہ ہونے کے برابر تھے مگر کائنات کی سب سے مقدس ہستی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ان کے ساتھ تھیں۔ اور خدا کی نصرت اور مدد کے بارے میں ان کے دل یقین سے بھرے ہوئے تھے۔ ان کے حسین چہروں سے وہ عزم ٹپکتا تھا کہ جو دشمن کو اپنی موت کا پیغام لگتا تھا ان کے نعرہ ہائے تکبیر کی صداؤں سے دشمن کے پتے پانی ہو رہے تھے۔ آج خدا کے شیروں کا مقابلہ بزدل لومڑیوں سے تھا۔ چنانچہ مسلمانوں کا یہ عزم اور استقلال دیکھ کر بہت سے کفار نے لڑے بغیر ہی مکہ کی راہ لی۔ چنانچہ بنی زہرہ اور بنی عدی کے سارے آدمی لڑائی سے قبل ہی واپس چلے گئے۔

(سیرت ابن ہشام: ص343: شائع کردہ: مقبول اکیڈمی لاہور)

خدا کی عبادت کرنے والے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی سے دشمن کی طاقت کا اندازہ لگا چکے تھے اور یہ بھی معلوم کر چکے تھے کہ عتبہ بن ربیعہ، شیبہ، ابوجہل، امیہ بن خلف، ابوالبختری، زمعہ بن اسود وغیرھم جیسے ائمۃ الکفر لشکر کے ساتھ ہیں۔ مگر آپ خدائی نصرت کے یقین سے پر تھے۔ لڑائی سے پہلے والی رات جب کہ صحابہ پر سکون نیند کے مزے لے رہے تھے۔ (یہ نیند بھی خدا کی طرف سے بطور رحمت کے تھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے حضور گریہ وزاری میں جاگ کر گزاری۔ آپؐ کو اس وقت خدا کی عظمت کا خیال تھا کہ اگر یہ مٹھی بھر جماعت ختم ہو گئی تو پیارے خدا کی عبادت دنیا سے مفقود ہو جائے گی اور دنیا شرک کا گڑھ بن جائے گی۔ چنانچہ بڑے درد دل کے ساتھ یہ صدائیں نکلتی تھیں کہ

"اللھم ان شئت لم تعبد بعد الیوم"

(بخاری: کتاب الجہاد: باب ما قیل فی درع النبی صلی اللہ علیہ وسلم والقمیص فی الحرب)

یعنی اے مرے اللہ اگر یہ چند مظلوم بندے اس دنیا میں نہ رہے تو قیامت تک تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ اگر غور کیا جائے تو یہی الفاظ ہی اس بات کا ثبوت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیاں اپنی ذات کے مفاد کے لئے نہیں بلکہ توحید گم گشتہ کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے تھیں۔ بہرحال سترہ رمضان المبارک بروز جمعہ حق اور باطل آپس میں ٹکرائے تو خدا کی رحمت جوش میں آئی اور فرشتوں کے لشکر کے ساتھ اپنے بے بس بندوں کی مدد فرمائی۔ چنانچہ یہ فرشتے لڑائی میں دیکھے بھی گئے۔

(تاریخ طبری: جلد اول: ص169: مطبوعہ حیدر آباد دکن)

چنانچہ وہ ابنائے آدم جو ظلمت کی علامت تھے ہزیمت اور رسوائی ان کا مقدر ٹھہری اور پرستاران توحید جو روشنی کی علامت تھے اور امن و سلامتی کے ضامن تھے کامیاب و کامران ہوئے۔ اس جنگ میں ستر (70) کافر مارے گئے اور ستر قیدی بنا لیے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بددعا جو آپ نے ائمۃ الکفر کی ہلاکت کے لئے کی تھی خدا کے حضور مقبول ہوئی اور تعفن اور بدبو سے بھرا ایک کنواں چوبیس سرداران قریش کی لاشوں کا ٹھکانہ بنا۔

(بخاری: کتاب المغازی: باب قتل ابی جہل)

یہ جنگ حقیقی معنوں میں کافروں کی جڑ کاٹنے والی تھی۔ چنانچہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف، ابوالبختری، عاص بن ہشام، طعیمہ بن عدی، زمعہ بن اسود، نوفل بن خویلد، حارث بن عامر بن نوفل، نضر بن حارث جیسے لوگ جن کے ہاتھ میں قلمدان حکومت تھا مارے گئے۔

اس جنگ میں مسلمانوں کے صرف چودہ آدمی شہید ہوئے جو اتنا بڑا نقصان نہ تھا کہ مسلمانوں کی فتح کو مکدر کر سکتا۔

مال غنیمت کی تقسیم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مال غنیمت کی تقسیم میں بدنظمی پائی جاتی تھی۔ آپؐ نے مال غنیمت کو لڑائی کا مقصود قرار نہ دیا بلکہ خدا کے نام کی عظمت کو ظاہر کرنا ہی لڑائیوں کا مقصد قرار دیا۔ جنگ بدر میں مال غنیمت کے متعلق صحابہؓ میں آپس میں اختلاف پیدا ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر صحابہ کرامؓ نے سارا مال غنیمت آپؐ کے قدموں میں ڈھیر کر دیا جسے خدائی منشاء کے مطابق آپ نے تقسیم فرما دیا۔

قیدیوں سے حسن سلوک

اسلام سے قبل جنگی قیدیوں کو یا تو قتل کر دیا جاتا یا ہمیشہ غلامی کے بندھن میں جکڑ دیا جاتا اور ان کے ساتھ نہایت بہیمانہ سلوک کیا جاتا مگر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو عافیت کا حصار بن کر آئے نے جنگی قیدیوں کے ساتھ وہ سلوک کیا کہ تاریخ عالم کسی اور فاتح کی مثال لانے سے قاصر ہے۔ چنانچہ قیدیوں کے ساتھ بڑی نرمی کا سلوک کیا گیا اور یوں لگتا تھا کہ وہ قیدی نہیں بلکہ مہمان ہیں چنانچہ صحابہ کرامؓ نے ان کو تو سواریاں مہیا کیں اور خود پیدل چلنا پسند کیا۔ ان کو تو پکی ہوئی روٹیاں کھلائیں اور خود کھجوروں پر گزارہ کیا۔

(سیرت ابن ہشام: ص361: مقبول اکیڈمی لاہور)

آپؐ نے قیدیوں کے لئے فدیہ مقرر فرمایا جو ایک

ہزار سے چار ہزار درہم تھا جس کا اصل مقصد کفار مکہ کی جنگی طاقت کو کم کر کے امن کا قیام تھا۔ کئی قیدیوں کو جو فدیہ دینے کی طاقت نہ رکھتے تھے بغیر فدیہ کے بطور احسان رہا کر دیا گیا۔ اسی طرح جو پڑھے لکھے قیدی تھے ان کے ذمہ یہ کام لگایا گیا کہ وہ مسلمانوں کے دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔ جس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلبہ تیر وتفنگ کا نتیجہ نہ تھا بلکہ آپ کی اس آفاقی تعلیم کا نتیجہ تھا جو محبت اور امن کی تعلیم تھی کہ لاکھوں خون کی پیاسی روحیں جام محبت پی کر آپ کی غلامی پر فخر محسوس کرتی تھیں

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

غزوہ احد

خدا کے بندے بھی بڑے عجیب، بڑے پراسرار ہوتے ہیں کہ بظاہر بے بس، بیکس، دنیا کے حوادث پیہم کا شکار مگر قنوطیت اور یاس ان سے کوسوں دور ہوتی ہے۔ یہ مجاہد جب اپنے آگے گری ہوئی گردنیں اور پشیمان نگاہیں دیکھتے ہیں تو بجائے کسی بڑائی کے اظہار کے ان کی گردنیں عجز اور انکسار کا پیکر بن کر خدائے واحد و یگانہ کے آگے سربسجود ہو جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ احد میں زخمی ہوئے تو آپ چہرے سے خون پونچھتے جاتے تھے کہ وہ قوم کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے جس نے اپنے نبی کے چہرے کو خون آلود کر دیا اور وہ انہیں خدائے عزوجل کی طرف بلاتا ہے''

(تاریخ طبری: جلد:3 ص 1403)

پھر رحمت اور شفقت کے پیکر اعظم اپنے زخموں کو بھول کر خدائے واحد کے حضور یہ دعا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں: اللّٰھم اغفرلقومی فانھم لایعلمون'' یعنی اے اللہ میری قوم کو معاف فرما دے کہ یہ نہیں جانتے (کہ یہ کیا کر رہے ہیں)۔ کیا کوئی ماں اپنے بچوں سے اتنا پیار کر سکتی ہے جتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خون کے پیاسے دشمن سے کرتے نظر آتے ہیں؟ ہرگز نہیں!

حالات احد

احد کا پہاڑ مدینہ سے شمال کی طرف تقریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ سرخ رنگ کا پہاڑ ہے۔ یہیں پر 15 شوال 3ھ بروز ہفتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش مکہ کے ساتھ جنگی مہم پیش آئی جو ''غزوہ احد'' کے نام سے موسوم ہے۔ اس کا باعث ''غزوہ بدر'' ہی ہے کہ جس میں قریش مکہ کی کمر ٹوٹ گئی تھی اور ہر گھر میں صف ماتم بچھی ہوئی تھی۔ چنانچہ ابوسفیان اور دوسرے رؤسائے قریش نے ''بدر'' والے تجارتی قافلے کے منافع کو اپنی جنگی تیاری میں شامل کر لیا جو کہ ایک ہزار اونٹ اور پچاس ہزار دینار پر مشتمل تھا۔ جب کہ کل تین ہزار کا لشکر تھا۔ سات سو زرہ پوش سپاہی تھے۔ دو سو گھوڑے جب کہ پندرہ ہودج تھے جن میں رؤسائے قریش کی عورتیں تھیں۔ جن میں ظالم ہندہ بنت عتبہ بھی شامل تھی۔

حضرت عباسؓ نے اس لشکر کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی غفار کے ایک آدمی کے ذریعے دی۔

(تاریخ الخمیس: جلد اول: ص 420 (مطبوعہ بیروت لبنان)

چنانچہ 12 شوال بروز بدھ 3ھ یہ لشکر احد کے مقام پر پہنچ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مشورہ طلب کیا۔ آپؐ نے اپنا ایک خواب بھی بیان فرمایا جس میں آپ نے دیکھا کہ گائے ذبح کی جا رہی ہے۔ آپ کی تلوار ٹوٹ گئی ہے اور آپ نے اپنا ہاتھ اپنی زرہ میں داخل کیا۔ اس کی تعبیر یہ بیان فرمائی کہ گائے کے ذبح ہونے سے مراد میرے بعض صحابہؓ کی شہادت ہے۔ تلوار ٹوٹنے سے میرے اہل بیت میں سے کسی آدمی کی شہادت مراد ہے۔ زرہ میں ہاتھ ڈالنے سے مراد مدینہ ہے۔ چنانچہ اکثر صحابہؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے مدینہ میں رہ کر لڑنے کی تھی۔ عبداللہ بن ابی کی بھی یہی رائے تھی۔ لیکن نوجوان عمر کے صحابہؓ کی رائے یہ تھی کہ اے اللہ کے رسول ہم آج کے دن یہ تمنا رکھتے ہیں کہ آپ ہمیں دشمن کی طرف لے چلئے وہ ہماری بزدلی نہیں دیکھیں گے''۔

(تاریخ الخمیس: جلد اول: ص 421: مطبوعہ: بیروت، لبنان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لباس جنگ پہن کر آئے تو وہ لوگ جو شہر سے باہر نکل کر لڑنے کی تجویز رکھتے تھے نادم ہوئے آپ سے عرض کیا کہ اے رسول اللہ ہماری کیا مجال ہم آپ کی رائے کی مخالفت کریں آپ جو چاہتے ہیں کریں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ نبی کی شان کے خلاف یہ بات ہے کہ وہ جنگی لباس پہن کر اسے اتار دے یہاں تک کہ وہ لڑائی نہ کر لے۔ پس آپ نے باہر نکل کر لڑائی کا فیصلہ کر لیا۔ مسلم لشکر کی تعداد ایک ہزار تھی، سو زرہ پوش تھے اور ان کے پاس صرف دو گھوڑے تھے۔

(تاریخ طبری: جلد:3: ص 1390)

آپؐ نے شیخین کے مقام پر رات گزاری اور یہیں سے آپؐ نے چھوٹے بچوں کو واپس بھیج دیا۔ شیخین سے ہی عبداللہ بن ابی اپنے تین سو ساتھیوں کے ساتھ یہ کہتے ہوئے کہ محمد نے بچوں کی بات مان لی۔ (یعنی شہر سے باہر نکل کر لڑنے کی بات) واپس مدینہ چلا گیا۔ اس موقع پر بنوسلمہ اور بنوحارثہ نے بھی واپسی کا ارادہ کیا مگر خدا نے انہیں بچا لیا۔

(تاریخ الخمیس: جلد اول: ص 423: مطبوعہ بیروت)

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سات سو ساتھیوں کے ہمراہ رہ گئے۔ آپ نے اپنے لشکر کی صف بندی فرمائی۔ صورتحال یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فراست سے جگہ کا انتخاب فرمایا کہ لشکر کی پیٹھ پہاڑ کی طرف تھی اور منہ مدینہ کی طرف تھا۔ عقب میں ایک درہ تھا۔ آپ نے وہاں پچاس تیر اندازوں کو حضرت عبداللہؓ بن جبیر جو بنی عمرو سے تعلق رکھتے تھے اور اس وقت سفید لباس میں ملبوس تھے کی قیادت میں متعین فرمایا اور انہیں سختی سے اپنی جگہ رہنے کی تلقین فرمائی کہ نتیجہ خواہ شکست ہو یا فتح تم نے اپنی جگہ نہیں چھوڑنی یہاں تک فرمایا کہ اگر تم دیکھو کہ ہماری لاشوں کو پرندے نوچ رہے ہیں تب بھی اپنی جگہ نہ چھوڑنا۔

ان دنوں جنگ میں چونکہ وردی نہ ہوتی تھی اس لئے مخصوص الفاظ یعنی ''کوڈورڈز'' کہے جاتے تھے جنہیں ''شعار'' کہا جاتا تھا۔ جنگ احد میں مسلمانوں کا شعار ''امت امت'' تھا۔

قریش مکہ کی شکست

جنگ کا آغاز ہوا تو ابو عامر نام راہب جو 'اوس' سے تعلق رکھتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں مدینہ چلا گیا تھا وہ اپنے پچاس ساتھیوں کے ہمراہ آگے بڑھا اور ''اوس'' کو مخاطب کر کے کہا کہ میں ابو عامر ہوں جس پر مسلمانوں نے کہا اے فاسق ہماری آنکھوں سے دور ہو۔ انہوں نے تیروں کی ایک باڑ ماری جس پر وہ بھاگ گیا جو اس زعم میں آیا تھا کہ مجھے دیکھ کر اوس کے آدمی میری محبت کی وجہ سے میرے ساتھ شامل ہو جائیں گے''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ابودجانہؓ کو مرحمت فرمائی۔ جو سر پر سرخ رومال باندھ کر نکلے اور تلوار کا واقعی حق ادا کر دیا۔ ہر طرف لاشے بکھیرتے جاتے تھے۔ حضرت علیؓ شیر خدا، حضرت حمزہؓ بھی دشمنوں کی صفیں چیر کر نکل جاتے تھے۔ یکے بعد دیگرے مشرکین مکہ کے علمبردار قتل ہو کر گرنے لگے۔ گیارہ علمبردار جہنم واصل ہو گئے۔ خدا کے شیروں کے سامنے بھلا بزدل لومڑیاں کہاں ٹھہر سکتی تھیں چنانچہ آخری علمبردار حبشی غلام ''صواب'' نام کے قتل ہونے کے بعد مشرکین بھاگ کھڑے ہوئے۔ انکی عورتیں پیچھے سے واویلا کر رہی تھیں مگر وہ بگٹٹ دوڑے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر میں میدان خالی ہو گیا۔ مسلمان مال غنیمت اکٹھا کرنے لگے یہ دیکھ کر درے پر متعین تیر اندازوں نے کہا ہم بھی مال غنیمت اکٹھا کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن جبیر نے روکا بھی مگر وہ نہ رکے اور درہ خالی ہو گیا اور دو چار صحابہؓ رہ گئے جن میں حضرت عبداللہ بن جبیر بھی شامل تھے۔ خالد بن ولید جو اس وقت مشرکین مکہ کی طرف سے لڑ رہے تھے نے جب یہ حالت دیکھی تو اپنے منتشر سپاہیوں کو اکٹھا کیا اور عکرمہ بن ابی جہل کے ساتھ اس درے میں سے عقب پر سے حضرت عبداللہ بن جبیر اور آپ کے چند ساتھی تیر اندازوں کو شہید کرنے کے بعد مسلمانوں پر حملہ آور ہو گئے۔ اس وقت مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت صرف چند ساتھیوں کے ہمراہ رہ گئے۔ اس وقت ابن قمئہ نے حضرت مصعب بن عمیر کو شہید کر دیا اور خیال کیا کہ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا ہے اس نے شور مچا دیا کہ میں نے محمد کو قتل کر دیا ہے۔ اس وقت مسلمان تین حصوں میں بٹ گئے۔ (1) جو شدت حملہ کی تاب نہ لا کر مدینہ چلے گئے اور مدینہ میں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ رسول اللہ شہید ہو گئے ہیں۔ (2) دوسرا گروہ وہ تھا جو کہ آپ کی شہادت سن کر ہمت ہار کر بیٹھ گئے اور ادھر ادھر منتشر ہو گئے تھے۔ (3) تیسرا گروہ وہ جو تھوڑی سی تعداد میں تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ اور جانثاری اور فدائیت کی اپنے خون سے تاریخ رقم کر رہا تھا۔ اس وقت عتبہ بن ابی وقاص نامی بدبخت نے آپ پر پتھر پھینکا جس سے آپ کا سامنے والا ایک دانت شہید ہو گیا اور نچلا ہونٹ بھی زخمی ہو گیا۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے عتبہ کو قتل کر دیا۔ عبداللہ بن شہاب زہری نے آپ کی پیشانی کو زخمی کیا۔ ابن قمئہ نے تلوار سے آپ پر دائیں طرف سے حملہ کیا جس سے آپ کے مغفر (خود) کی دو کڑیاں چہرہ مبارک میں چبھ کر پھنس گئیں۔ حضرت طلحہؓ نے اپنا ہاتھ تلوار کے آگے کر دیا تھا وہ ہاتھ کو کاٹتی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے تک پہنچی تھی۔ آپؐ اس وقت ایک گڑھے میں گر گئے جو ابو عامر نے مسلمانوں کیلئے پہلے سے ہی کھود رکھے تھے۔ حضرت علیؓ نے آپؐ کو نکالا۔

حضرت حمزہؓ کی شہادت

جبیر بن مطعم کا چچا طعیمہ بن عدی بدر میں مارا گیا تھا اس کے بدلہ میں اس نے اپنے غلام وحشی کو آزادی کا لالچ دے کر حضرت حمزہؓ کو شہید کرنے کا حکم دیا۔ اسی طرح ہندہ بنت عتبہ نے بھی وحشی کو لالچ دیا اور حضرت حمزہؓ کو شہید کرنے پر ابھارا جنہوں نے ہندہ کے والد عتبہ کو ''بدر'' میں جہنم واصل کیا تھا۔ چنانچہ احد میں وحشی ایک جگہ چھپ کر بیٹھ گیا۔ جب آپؓ سباع بن عبدالعزی کو قتل کرنے کے بعد اس کے پاس سے گزرے تو اس نے اپنا چھوٹا سا نیزہ آپؓ کو تاک کر مارا جس سے آپؓ شہید ہو گئے۔ پھر وحشی آپؓ کی لاش مبارک کے پاس آیا اور آپؓ کا پیٹ چیرا اور آپؓ کا جگر نکال کر انعام کے لالچ میں ہندہ بنت عتبہ کے پاس لے گیا اور کہا کہ یہ تیرے باپ کے قاتل کا جگر ہے ہندہ بنت عتبہ نے جگر لے کر منہ میں چبایا اور اسے نگلنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی جس پر منہ سے نکال کر پھینک دیا اور لباس اور اپنا زیور اسے دیا اور مکہ جا کر دس دینار دینے کا وعدہ کیا پھر وہ وحشی کو لے کر حضرت حمزہؓ کی لاش مبارک کے پاس گئی اور مثلہ کیا اور جسم کے کچھ حصے کاٹ کر مکہ لے گئی۔ اس طرح احد میں آپ کی خواب پوری ہو گئی جو دیکھی تھی کہ تلوار ٹوٹ گئی۔

آپؐ کا ایک معجزہ

جنگ احد میں دوران جنگ حضرت قتادہ بن نعمان کی آنکھ کا ڈیلا نکل کر آپؓ کے رخسار پر لٹکنے لگ گیا۔ وہ اسی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ نے اسے اس کی جگہ پر رکھ دیا اور اللہ کے حضور دعا کی کہ: اللّٰھم اکسھا جمالاً'' یعنی اے میرے اللہ اسے خوبصورتی بخش''۔ آپ کے ایسا کرنے سے وہ آنکھ بالکل ٹھیک ہو گئی اور دوسری آنکھ سے بھی زیادہ روشن ہو گئی۔

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

لائٹ ہاؤس

سمندر کا سفر چونکہ بہت طویل فاصلوں کا ہوتا ہے اور سینکڑوں میل تک چاروں طرف پانی ہی پانی ہوتا ہے اس لئے ایسے حالات میں صحیح راستہ پر چلنا اور منزل مقصود پر پہنچنے میں بہت سی مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ اور پھر جب سفر کے دوران رات کا اندھیرا۔ خراب موسم ۔دھند بارش وغیرہ بھی مزاحم ہوں تو سفر اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ پھر سمندر میں کئی قسم کے دیگر خطرات بھی ہوتے ہیں۔ کہیں راستہ میں پانی کے اندر چھپی ہوئی چٹان یا کم گہرے پانی کا کوئی علاقہ آ تا ہو تو جہاز کے ٹکرانے یا پھنس جانے کا خطرہ ہوتا ہے جیسے برطانیہ جب سمندروں کی ملکہ کہلاتا تھا اور تمام دنیا میں اس کی طاقت اور برتری کا ڈنکا بجتا تھا تو اس کا بنایا ہوا اس وقت تک کا سب سے بڑا اور سب سے مضبوط بحری جہاز جس کو انہوں نے بڑے فخر سے اس اعلان کے ساتھ سمندر میں اتارا تھا کہ یہ جہاز کبھی نہیں ڈوب سکتا۔ اپنے پہلے ہی سفر کے دوران ایک آئس برگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا اور ہمیشہ کے لئے یہ پیغام چھوڑ گیا کہ انسانی قوت مظاہر قدرت کی طاقتوں کے سامنے ہیچ ہے۔ سمندر کے سفر کے دوران راستوں میں واقع خطرات سے آگاہ کرنے کے لئے Buoys لگائے جاتے ہیں جو پانی کی سطح پر تیرنے والے بڑے بڑے غبارے سے ہوتے ہیں جن کو دیکھ کر جہاز ران اس جگہ سے بچ کر احتیاط سے گزرتے ہیں۔ اسی طرح الگ تھلگ جزیروں، سمندر کے پانی کی خشکی کے اندر آئی ہوئی لکیر جسے Cape کہا جاتا ہے۔ جزیرہ نما جگہوں ۔ اور بندرگاہوں میں لائٹ ہاؤس تعمیر کئے جاتے ہیں جو کسی بڑے سے مینار یا عمارت کی شکل کا ہوتا ہے اور اس کی چوٹی پر طاقتور روشنی لگائی جاتی ہے۔ ہر لائٹ ہاؤس اپنی بناوٹ اور رنگ کے ڈیزائنوں میں باقی سب لائٹ ہاؤسز سے مختلف ہوتا ہے۔ کوئی دھاری دار مینار کی شکل کا، کوئی کشادہ چوکور یا گول شکل کی عمارت کی صورت میں، کوئی بجلی کے بڑے کھمبوں کی طرح دھات کے فریم کی شکل میں اور کوئی اینٹوں کے بھٹہ کی لمبی چمنی کی طرح کا یہ اونچائی میں بیس فٹ یا اس سے زیادہ ہوتے ہیں بلکہ بعض تو کسی بلند چٹان پر بنائے جاتے ہیں۔ ٹیلیفون کی ڈائریکٹری کی طرح ان لائٹ ہاؤسوں کی باقاعدہ ایک کتاب ہوتی ہے جس میں ہر علاقہ کے لائٹ ہاؤس کی عمارت کی شکل اور رنگ کا ڈیزائن دیا ہوتا ہے اور اسکو دیکھ کر جہاز کے عملہ کو پتہ چل جاتا ہے کہ اس وقت ہم فلاں جگہ پر ہیں۔ جس طرح ہوائی جہاز کے پائلٹ اور نیوی گیٹر کو ایک کتاب کی مدد سے یہ علم ہوتا ہے کہ اگر ہم فلاں ڈگری پر فلاں سمت میں ایک خاص رفتار سے پرواز کرتے ہوئے جائیں گے تو اتنے عرصہ میں فلاں شہر آ جائے گا۔ اسی طرح بحری جہازوالوں کو ان لائٹ ہاؤسز کی مدد سے پتہ چل جاتا ہے کہ اس وقت ہم کہاں ہیں۔

لائٹ ہاؤس کی پہچان

دن کی روشنی میں تو لائٹ ہاؤس کتاب میں دی ہوئی شکل کی صورت اور رنگوں کے ڈیزائن سے پہچانا جاتا ہے۔ لیکن رات کے اندھیرے میں ہر لائٹ ہاؤس کی مخصوص روشنی کا اندازہ اس کی نشان دہی کرتا ہے۔ لائٹ ہاؤس کے اوپر کے سرے پر روشنی کے گرد نہایت طاقتور محدب عدسے اور منشور (Prisms) لگے ہوتے ہیں۔ بعض بڑے عدسوں کا قطر 8 فٹ تک ہوتا ہے اور وہ اس اندرونی روشنی کو جس کے گرد وہ لگے ہوتے ہیں اس قدر طاقتور بنا دیتے ہیں کہ وہ بیس میل دور سے نظر آتی ہے۔ لائٹ ہاؤس کی عمارت اور رنگوں کے ڈیزائن کی طرح اس کی روشنی بھی دوسرے لائٹ ہاؤسز سے مختلف دیکھی جاتی ہے۔ مثلاً کسی کی روشنی ایک نہایت طاقتور ٹارچ لائٹ کی طرح دور سے نظر آتی ہے تو کسی کی روشنی وقفہ وقفہ سے جلتی بجھتی ہے۔ اس جلنے بجھنے کے آگے کئی ڈیزائن ہوتے ہیں مثلاً کوئی یکساں وقفہ سے روشنی اور اندھیرے کا امتزاج پیش کرتی ہے تو کسی کا روشنی کا وقفہ اندھیرے سے دوگنا ہوتا ہے اور کسی کا اندھیرے کا وقفہ زیادہ ہوتا ہے۔ کوئی دو دفعہ یکساں وقفہ سے روشنی دے کر پھر کچھ لمبا وقفہ اندھیرے کا اور کوئی اس کے برعکس۔ کسی میں سے رنگ برنگی روشنیاں جھلک کر اس کو دوسرے لائٹ ہاؤسز سے الگ کرتی ہیں مثلاً سفید اور سرخ روشنی یکساں وقفوں کے ساتھ باری باری یا دو دفعہ سفید اور ایک دفعہ سرخ روشنی یا اس کے برعکس، بہرحال روشنی کے مختلف ڈیزائنوں کی مدد سے رات کے اندھیرے میں لائٹ ہاؤس کو پہچانا جاتا ہے کہ یہ فلاں علاقے کا لائٹ ہاؤس ہے اور ان کی روشنی میں لائٹ ہاؤس کی عمارت اور رنگوں کو دوربین کی مدد سے دیکھ کر معلوم کیا جاتا ہے۔ روشنی کے مختلف ڈیزائن پیدا کرنے کے لئے درمیان میں بڑا طاقتور روشنی کا ذریعہ بلب یا ٹیوب لائٹ وغیرہ لگا کر اس کے گرداگرد بڑے بڑے دیو قامت محدب عدسوں اور منشوروں Prisms کا گھومنے والا جنگلہ لگایا جاتا ہے اس جنگلہ میں وقفہ وقفہ سے عدسہ اور پھر ٹھوس چیز جس میں سے روشنی باہر نہ نکلے لگائے جاتے ہیں۔ جو ڈیزائن بنانا مقصود ہو اس کے مطابق عدسہ اور ٹھوس جگہ یا مختلف رنگوں کے شیشے عدسہ کے سامنے لگائے جاتے ہیں اور جب یہ جنگلہ گھومتا ہے تو آٹومیٹک طریقہ سے یہ رنگوں کا ڈیزائن بنتا جاتا ہے۔

خراب موسم میں

جب موسم خراب ہو مثلاً تیز بارش، طوفان یا دھند ہو تو نہ دن کی روشنی میں اور نہ رات کے وقت لائٹ ہاؤس کی بلڈنگ یا روشنی نظر آ سکتی ہے۔ ایسے وقتوں کے لئے جہاز والوں کو موسمی حالات اور اپنی موجودگی کی اطلاع دینے کے لئے ہر لائٹ ہاؤس پر بڑے طاقتور ہارن لگے ہوئے ہیں جو وقفہ وقفہ سے بجائے جاتے ہیں۔ بلکہ بعض لائٹ ہاؤسز پر باقاعدہ ریڈیو ویوز اردگرد فضا میں چھوڑنے کا سسٹم لگا ہوتا ہے جن کو وصول کر کے جہاز والے رات کے گھپ اندھیرے اور دھند آلود موسم میں بھی پوری پوری معلومات حاصل کر لیتے ہیں۔ لائٹ ہاؤسز کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ سب سے پہلے زمانہ قبل از تاریخ میں مصر میں لائٹ ہاؤس کا استعمال شروع ہوا تھا۔ پہلے پہل وہ جہازوں کی رہنمائی کے لئے کسی پہاڑی پر آگ کا الاؤ روشن کر دیا کرتے تھے۔ پھر 283 قبل از مسیح میں انہوں نے ’’اسکندریہ کا فاروس‘‘ کے نام سے آج تک کے بننے والے تمام لائٹ ہاؤسز میں سے سب سے بلند لائٹ ہاؤس تعمیر کیا جو 400 فٹ سے زیادہ اونچا تھا اور یہ لائٹ ہاؤس ڈیڑھ ہزار سال تک جہازوں کی رہنمائی کرتا رہا۔ پھر 43 سن عیسوی سے شروع کر کے اہل روم نے مختلف جگہوں پر متعدد لائٹ ہاؤس تعمیر کئے جن میں کئی شعلوں اور آئینوں کو خاص ترتیب سے لگا کر روشنی پیدا کی جاتی تھی۔ پھر برطانیہ نے 1668ء میں ایک بہت بڑا لائٹ ہاؤس پلے متھ کی بندرگاہ میں نصب کیا جو 1703 میں ایک سمندری طوفان کی نذر ہو گیا اور پھر اس کی جگہ پر تین لائٹ ہاؤس تعمیر کئے گئے۔ اسی طرح امریکہ میں 1716ء میں بوسٹن کے مقام پر پہلا لائٹ ہاؤس تعمیر ہوا۔ جو 1776 میں جنگ انقلاب کے دوران برطانوی فوج کے ہاتھوں تباہ ہو گیا اور اس کی جگہ پر 1783ء میں دوسرا بنایا گیا اس دور میں لائٹ ہاؤس میں روشنی کا انتظام مٹی کا تیل یا مچھلی کا تیل جلا کر کیا جاتا تھا۔ 1789ء میں امریکہ بھر میں وسیع پیمانہ پر لائٹ ہاؤسز بنانے کے لئے باقاعدہ فیڈرل لائٹ ہاؤس سروس کا ادارہ کا قیام عمل میں آیا۔ اور لائٹ ہاؤسز میں روشنی کا ہر وقت انتظام کرنے کے لئے باقاعدہ ریلوے سٹیشن ماسٹر اور اس کے عملے کی طرح کے سٹاف کا بندوبست کیا گیا جو اپنے کنبہ سمیت وہاں رہائش پذیر ہوتے تھے اور لائٹ ہاؤس کی روشنی کو جلانا، چمنی کی صفائی، تیل ڈالنا، شیشے کو صاف رکھنا، جہاز کے حادثہ میں لوگوں کی مدد کرنا اور شدید دھند کے وقت وارننگ کے طور پر توپ کا گولہ داغنا وغیرہ کاموں کے ذمہ دار تھے پھر 1822ء میں ایک فرانسیسی سائنسدان نے موجودہ زمانے میں استعمال ہونے والا Fresnel Lens ایجاد کیا جو پہلے پہل وال کلاک جیسی مشینری سے گھمایا جاتا تھا۔ بعد میں الیکٹرک موٹر کی مدد سے لیمپ کو جلانے اور لینز کو گھمانے کا کام لیا جانے لگا جو آجکل رائج ہے۔ آج کل کے لائٹ ہاؤسز مکمل طور پر آٹومیٹک ہیں اور سوائے ایمرجنسی یا مرمت اور عمومی دیکھ بھال کے ان کے لئے خصوصی عملہ رکھنے کی ضرورت نہیں رہی۔ سن 1940 تک دنیا بھر میں لائٹ ہاؤسز کا بڑا چرچا رہا اور بڑے بڑے ممالک ان کی اعلیٰ سروس کے معیار کو قائم رکھنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے لیکن 1940ء کے بعد الیکٹرانک نیوی گیشن کی روزافزوں ترقی کے باعث ان کی قدر ومنزلت میں کمی واقع ہو گئی ہے کیونکہ اب جہازوں کے اندر اس قسم کے آلات لگے ہوئے ہیں کہ وہ آسانی سے رات کی تاریکی اور دھند میں بھی دیکھ سکتے ہیں اور نئے آلات کی بدولت آسانی سے اپنی منزل کا پتہ چلا سکتے ہیں۔

روزمرہ استعمال کی اشیاء

مکھن کے بارے میں عام خیال یہ ہے کہ مکھن سے دل کے دورے کا خطرہ ہوتا ہے لہٰذا مارجرین استعمال کرنا چاہئے۔ ڈاکٹروں کا خیال یہ ہے کہ جب سبزیوں کے تیل کو مارجرین بنانے کے لئے مختلف طریقوں سے گزارا جاتا ہے تو وہ بھی نقصان دہ ہو جاتا ہے۔

نمک کے بارے میں یہ خیال ہے کہ یہ بلڈ پریشر بڑھاتا ہے لہٰذا ہمیشہ کم نمک والی غذاؤں کا انتخاب کریں لیکن اب ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ کم نمک والی غذائیں نہ تو فائدہ پہنچاتی ہیں اور نہ نقصان لہٰذا کرنا یہ چاہئے کہ اعتدال کا راستہ اپنایا جائے۔

انڈوں کے بارے میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ انڈے میں بہت زیادہ کولیسٹرول ہوتا ہے لہٰذا یہ زہر بھی ثابت ہو سکتا ہے لیکن اب ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ غذا میں موجود کولیسٹرول ہمیشہ خون میں کولیسٹرول کی مقدار نہیں بڑھاتا ہے۔

ہرے پتوں والی سبزیاں مفید ہیں۔ یہ بہت غذائیت بخش ہوتی ہیں۔ جبکہ باسی سبزیاں نہ صرف غیر مفید بلکہ صحت کے لئے خطرناک ثابت ہوتی ہیں۔

کافی بلڈ پریشر بڑھاتی ہے اور دل اور خون کی وریدوں کی بیماری کا سبب ہے۔ جبکہ چائے کم نقصان دہ ہوتی ہے۔ لیکن اب ڈاکٹر کہتے ہیں کہ کافی بھی کم نقصان دہ ہوتی ہے لیکن فائدہ کوئی نہیں پہنچاتی۔

عام خیال ہے کہ سرخ گوشت میں بہت زیادہ کولیسٹرول ہوتا ہے لیکن اب ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اصل مسئلہ اس میں موجود چکنائی ہے۔ لہٰذا مرغی کا گوشت بہتر ہے۔

☆☆☆☆☆

ممالک عالم

ڈاکٹر عالیہ عصمت صاحبہ

جنوبی افریقہ ایک نظر میں

جنوبی افریقہ ' براعظم افریقہ کے بالکل نچلے کونے پہ واقع قدرتی حسن سے مالا مال چوالیس ملین مختلف رنگ و نسل کے لوگوں کا ملک ہے۔ اس کا ساحلی علاقہ 2'954 کلومیٹر پہ پھیلا ہوا ہے۔ یہاں کا موسم معتدل ہے۔ زیادہ تر لوگ ملک کے مشرقی حصے میں رہتے ہیں۔ جہاں نسبتاً زیادہ بارش ' زرخیز زمین اور معدنیات کے ذخائر کی وجہ سے معاشی حالات بہتر ہیں۔ یہ ملک نو صوبوں پہ مشتمل ہے۔ ملک کی 40% فی صد معیشت کا انحصار خاؤٹنگ (Gauteng) پہ ہے جبکہ جوہانز برگ اسی صوبہ میں واقعہ ہے۔ پریٹوریہ (Pretoria) یہاں کا انتظامی' کیپ ٹاؤن آئینی اور بلوم فانٹین (Bloemfontein) عدالتی دارالحکومت ہیں۔

ملک کی 80 فیصد بارش گرمیوں کے مہینوں اکتوبر سے مارچ تک ہوتی ہے۔ جنوبی افریقہ ایک خشک ملک ہے یہاں اوسطاً صرف 464 ملی میٹر بارش ہوتی ہے جبکہ دنیا میں بارش کی اوسط 857 ملی میٹر ہے۔ ملک کے 65 فی صد حصہ میں سالانہ 500 ملی میٹر سے کم بارش ہوتی ہے جو کاشت کاری کے لئے ناکافی سمجھی جاتی ہے۔ گرمیوں میں درجہ حرارت بہت زیادہ نہیں ہوتا۔ زیادہ گرمی کی صورت میں بھی زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت C 37°-35 تک جاتا ہے۔ سردیوں میں موسم خشک اور دھوپ رہتی ہے۔ کبھی کبھار ملک کے اندرونی اور پہاڑی حصوں پہ برف باری کی وجہ سے سردی کی شدید لہر آجاتی ہے۔ تاہم کیپ ٹاؤن کے علاقہ میں سردیوں میں یعنی مئی سے اگست تک خوب بارش ہوتی ہے۔

تاریخ

یہاں کی تاریخ مختلف نسلوں اور تہذیبوں کے درمیان تصادم کی کہانی ہے۔ سترھویں صدی میں ڈچ (ہالینڈ کے باشندے) کیپ آئے۔ اور آہستہ آہستہ کسانوں کے طور پر پھیلتے گئے۔ ڈچ لوگ شروع ہی سے سماجی ' معاشرتی طور پر علیحدہ رہے اور یوں گورے و کالے کا تصور پروان چڑھا۔

انگریزوں نے پہلی بار 1795ء میں اس ملک پہ حملہ کیا تاہم 1806ء میں دوبارہ حملہ آور ہونے کے بعد اس ملک پر قابض ہو گئے۔ افریقان ڈچ نسل کے لوگوں نے ملک کے اندرونی حصوں کی طرف ہجرت شروع کر دی۔ زولو (Zulu) جو کہ کالوں کا مشہور قبیلہ ہے اس کے بادشاہ شاکا کے دور حکومت میں بہت سی ریاستیں متحد ہو گئیں اور 1838ء میں افریقان کی زولو قبیلے کے ساتھ Blood River کے مقام پہ لڑائی ہوئی۔ 1879ء میں برطانوی انگریزوں کو ISANDHALAWANA کے مقام پہ زولو کی طاقت کا صحیح اندازہ ہوا۔ تاہم انگریز آگے بڑھتے چلے گئے اور تمام اقوام کو زیر کر لیا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ افریقان لوگوں سے مراد ہالینڈ سے آنے والی گوری نسل ہے جبکہ افریقن لوگوں میں افریقہ کے رہنے والے مختلف قبائل شامل ہیں۔

1860ء میں ہندوستانی یہاں کام کی غرض سے پہلی بار لائے گئے۔ یہ سلسلہ چلتا اور آگے بڑھتا رہا۔ مگر 1896ء میں ہندوستانی مہاجرین کی آمد کو محدود کرنے کے لئے قانون نافذ کیا گیا۔

ترقی کی راہ پر

1867ء میں کمبرلی (Kimberly) میں ہیروں کی دریافت اور 1886ء میں وٹ واٹرز رینڈ (Witwaters Rand) میں سونے کی دریافت نے جنوبی افریقہ کو بالکل بدل کر رکھ دیا۔ بہت سے نئے لوگ اس ملک میں داخل ہوئے جنہوں نے ایک دیہاتی و پسماندہ تہذیب کو بڑھتی ہوئی صنعتی معیشت میں تبدیل کر دیا۔ جوہانز برگ ملک کی معیشت کا مرکز بن گیا اور آہستہ آہستہ بہت سے جرمن ' یہودی ' یونانی ' پرتگالی اور اطالوی یہاں آباد ہو گئے یہی وجہ ہے کہ اب جنوبی افریقہ Rainbow Nation یعنی قوس قزح کی طرح رنگین قوم کہلاتا ہے۔

کالوں اور گوروں کے ملاپ سے ایک اور نسل کا آغاز ہوا جو رنگ دار لوگوں کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ اس وقت ملک کی آبادی میں ان کا تناسب 5 فیصد ہے۔ جبکہ کالے 70% اور گورے 20% فیصد ہیں۔ پانچ فیصد لوگ ہندوستانی قومیت پہ مشتمل ہیں۔

صنعتی ترقی

دوسری جنگ عظیم کے بعد اس قوم نے ایک جدید صنعتی قوم کی حیثیت اختیار کرنی شروع کر دی تھی۔ 1948ء کے بعد ہی گوروں اور کالوں میں تفریق یعنی نسل پرستی کو قانونی حیثیت دی جانے لگی۔ افریقان گوروں کی خود ارادیت نیشنل پارٹی کی شکل اختیار کر گئی جبکہ کالوں کی بے چینی اور رد عمل نیشنل کانگرس کا روپ دھار گئی۔

افریقان گوروں اور افریقن کالوں کے درمیان تصادم بڑھتا گیا نتیجتاً انہوں نے علاقائی ' معاشرتی اور سیاسی علیحدگی کے ایسے نظام کی بنیاد رکھی جسے نسل پرستی یا Apartheid کہا جاتا تھا۔ اس نظام کو کالوں کی سخت مزاحمت اور بین الاقوامی غم و غصہ کا سامنا کرنا پڑا۔ ظلم و ستم کے سنگین واقعات کی وجہ سے جنوبی افریقہ پہ سیاسی دباؤ بڑھتا چلا گیا اور 1961ء میں اس نے Commonwealth سے علیحدگی اختیار کر لی۔ جلد ہی افریقن نیشنل کانگرس نے خود کو متحد اور منظم کیا اور سبوتاژ (Sabotage) کی تحریک شروع کی جس پہ نیلسن منڈیلا کو عمر قید کی سزا دے کر جزیرہ رابن بھجوا دیا گیا۔

10 جون 1976ء کو کالے سکول کے بچوں نے سوویٹو کے علاقے سے تحریک شروع کی جس کا مقصد کالوں کی ٹاؤن شپ اور پورے ملک پہ حکومت کو ناممکن بنانا تھا۔ بار بار ہنگامی حالت نافذ کرنے کے باوجود قانون ناکام رہا۔

1990ء میں سرد جنگ کا خاتمہ ' نمیبیا کی آزادی اور پی ڈبلیو بوتھا P.W Botha کی بجائے نسبتاً کم عمر صدر ایف ڈبلیو ڈی کلارک کے آنے سے جنوبی افریقہ کی تاریخ بدل گئی۔ نئے صدر نے افریقن نیشنل کانگرس سے پابندیاں اٹھائیں۔ منڈیلا کو ستائیس سال بعد جیل سے رہا کیا گیا۔ بہت سی سیاسی پارٹیوں میں طویل مذاکرات کے بعد 1994ء میں متحدہ قوم کے طور پر جنوبی افریقہ میں پہلی بار انتخابات ہوئے۔ جنوبی افریقہ میں افریقن نیشنل کانگرس نے بھاری اکثریت سے انتخابات جیتے اور نیلسن منڈیلا صدر بنے۔

پرکشش ملک

اب جبکہ جنوبی افریقہ سیاسی طور پر بین الاقوامی سطح پہ قبول ہو چکا ہے۔ یہاں کے خوبصورت قدرتی مناظر ' اچھا موسم اور دلچسپ تاریخ سیاحوں کے لئے کشش کا باعث بنی ہوئی ہے۔ 1995ء سے اب تک سیاحت میں 43 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ جنوبی افریقہ میں کروگر نیشنل پارک (Kruger National Park) سن سٹی (Suncity) اور کیپ پوائنٹ (Cape Point) سیاحوں کے لئے خاص کشش کا باعث ہیں۔ اس کے علاوہ گارڈن روٹ (Garden Route) جو جنگلوں ' پہاڑوں اور سمندر کے ساتھ ساتھ 200 کلومیٹر کا راستہ ہے دنیا کے خوبصورت ترین راستوں میں شمار ہوتا ہے۔

تاریخ احمدیت

مکرم ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب نے لندن میں جماعت احمدیہ سے متعارف ہو کر واپس آکر کام شروع کیا۔ ڈاکٹر یوسف سلیمان ساؤتھ افریقن طالب علم تھے جو طب کی تعلیم کی خاطر لندن تشریف لے گئے تھے اور وہیں جماعت احمدیہ سے رابطہ ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی بنیاد 1946ء میں رکھی۔

1956ء میں Mediator ایک رسالہ شروع کیا گیا۔ 1959ء میں العصر جو ایک ماہانہ رسالہ ہے شروع کیا گیا۔ 1960ء میں لجنہ اماء اللہ نے البشریٰ کا آغاز کیا۔ یہ دونوں رسالے خدا کے فضل سے اب تک چھپ رہے ہیں۔

احمدیت کو پھلتے پھولتے دیکھ کر بہت سے مخالفین 2۔ مئی 1965ء کو ایک جلسے میں اکٹھے ہوئے اور احمدیوں سے مکمل بائیکاٹ کا اعلان کیا گیا۔ تمام مساجد میں احمدیوں کے لئے داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔ اس وقت سے اب تک احمدیوں کو سخت مخالفت کا سامنا ہے۔ اس کے باوجود 1969ء میں خدا تعالیٰ نے جماعت کو باقاعدہ مشن ہاؤس عطا کیا اور 1971ء میں ساتھ ہی بیت بنائی گئی جس کا افتتاح مرحوم ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب کی بہن عائشہ پٹ نے کیا۔ اس مشن ہاؤس نے یہاں کے عام مسلمانوں میں دینی سمجھ بوجھ پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مثال کے طور پر خطبہ جمعہ عربی کی بجائے اس زبان میں ہو جسے لوگ سمجھ سکیں۔ اس کے علاوہ خواتین کی بیت میں نماز ادا کرنے کی حوصلہ افزائی کی۔

۔ ساؤتھ افریقہ مشن ہاؤس کو 1967ء میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کی مہمان نوازی کا شرف بھی حاصل ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ ساؤتھ افریقہ نامساعد حالات کے باوجود ترقی کی منازل طے کر رہی ہے۔ پچھلے سال جماعت نے ایک خطیر رقم خرچ کر کے جوہانزبرگ کے ایک اچھے علاقہ Linden میں مشن ہاؤس خریدا ہے جس میں بیت الذکر تعمیر کرنے کی بھی گنجائش ہے۔ احمدی احباب ساؤتھ افریقہ کے کئی علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ تاہم اس وقت کیپ ٹاؤن اور جوہانزبرگ دو جماعتیں بڑی تیزی سے کام کر رہی ہیں۔

★......★......★......★

دل اور اس کی بیماری

انسانی جسم میں دل کا خصوصی کام مختلف اعضاء کو غذائی توانائی اور آکسیجن کی فراہمی ہے اور اسی پر انسانی زندگی کا دارومدار ہے۔ یہ غذائیں دل کی شریانیں ' جسم کے مختلف اعضاء کو پہنچاتی ہیں۔ دل میں تین اہم شریانیں ہوتی ہیں ' اگر ان تینوں شریانوں میں سے کسی میں بھی چربی کی تہیں پیدا ہو جائیں یا انجانی ضرب سے ان پر ضرب آجائے تو وہاں مادہ لوتھڑے کی شکل اختیار کر کے جمع ہو کر پھنس جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اچانک دل کے اس حساس حصے میں خون اور آکسیجن کی رسائی پوری نہ ملنے سے ایک زخم رونما ہو کر دل کے دورے کا باعث بن جاتا ہے۔

اچانک سینے میں درد اور سانس پھولنے ' پسینہ یا الٹی کی وجہ سے جسم ٹھنڈا ہو جانے جیسی علامات کے پیش نظر ہی مریض ہسپتال کا رخ کرتے ہیں جبکہ 35% مریض دل کے دورے سے کچھ دن پہلے سینے میں ہلکا درد ' بوجھ ' وزن گھبراہٹ (جو چلنے یا کام کرنے سے بڑھتی ہے) محسوس کرتے ہیں لیکن اگر ECG کرواتے ہیں اور وہ نارمل ہوتا ہے تو وہ اسے گیس کے زمرے میں سمجھتے ہیں اور اس پر خاص توجہ نہیں دیتے۔ بلکہ مختلف ادویات کا سہارا لیتے ہیں جبکہ پس پردہ وہ مرض کی شدت بڑھا کر دل کے دورے سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ اگر دل کی بیماری کی معمولی سی بھی علامات ظاہر ہوں تو کسی ہارٹ اسپیشلسٹ سے رابطہ کرنا چاہئے۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالاکبر طاہر صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مظفر آباد آزاد کشمیر کو مورخہ 20 اکتوبر 2001ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام نوین اکبر تجویز ہوا ہے۔

نومولودہ مکرم عبدالمنان طاہر صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ مظفر آباد آزاد کشمیر کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر محمد صادق صاحب جنجوعہ صدر حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

ڈاکٹر محمد نصراللہ صاحب (واقف زندگی ۔ آئی اسپیشلسٹ) انچارج احمدیہ ہسپتال (غانا) کے والد محترم محمد عبداللہ صاحب سابق زعیم انصاراللہ ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بوجہ فالج مورخہ یکم نومبر سے شدید بیمار ہیں اور مسلسل بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

عزیزہ سامعہ تحریم بٹ بنت ایم طاہر بٹ صاحب انسپکٹر انصاراللہ پاکستان بعمر ایک ماہ جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے چند دنوں سے نمونیا کی وجہ سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت وتندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور کامل شفایابی عطا فرمائے آمین۔

مکرم مبشر احمد ضیاء صاحب محاسب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ کا مورخہ 4 نومبر 2001ء کو سر کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالمجید خان صاحب بلوچ انسپکٹر انصاراللہ چند روز سے سخت بیمار ہیں اور ڈیرہ غازی خان ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 2

9-30 a.m	جرمن ملاقات
10-30 a.m	فضائل رمضان
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔ درس حدیث
11-55 a.m	ایم ٹی اے ماریشس
12-55 p.m	تبرکات
1-45 p.m	لقاء مع العرب
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	درس القرآن
5-35 p.m	رمضان اور اس کے مسائل
6-10 p.m	تلاوت۔خبریں
6-35 p.m	بنگالی سروس
7-35 p.m	سیرۃ النبیؐ
8-15 p.m	رمضان اور ہم
8-45 p.m	تلاوت
8-55 p.m	جرمن ملاقات
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-15 p.m	فرانسیسی پروگرام

اتوار 18 نومبر 2001ء

12-15 a.m	لقاء مع العرب
1-15 a.m	عربی پروگرام
2-00 a.m	درس القرآن
3-40 a.m	جرمن ملاقات
4-40 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
5-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔سیرۃ النبیؐ
5-45 a.m	درس حدیث
6-00 a.m	درس القرآن
7-30 a.m	چلڈرنز کارنر
8-00 a.m	اردو کلاس
9-00 a.m	ہماری کائنات
9-35 a.m	بنگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
10-35 a.m	رمضان اور اس کے مسائل
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس حدیث
12-00 p.m	بنگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
1-00 p.m	چائنیز پروگرام
1-25 p.m	ہماری کائنات
2-00 p.m	اردو کلاس
3-00 p.m	انڈونیشین پروگرام
4-00 p.m	درس القرآن
5-40 p.m	رمضان اور اس کے مسائل
6-05 p.m	تلاوت۔خبریں
6-40 p.m	بنگالی سروس
7-40 p.m	سیرۃ النبیؐ
8-20 p.m	رمضان اور ہم
8-35 p.m	چلڈرنز کارنر
8-55 p.m	تلاوت
9-00 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	انگلش پروگرام

خبریں

ربوہ: 10 نومبر 2001ء
سوموار 12 نومبر۔ غروب آفتاب: 5-13
منگل 13۔نومبر۔ طلوع فجر: 5-08
منگل 13۔نومبر۔ طلوع آفتاب: 6-32

مکمل ہڑتال اور جزوی پہیہ جام۔افغانستان میں امریکی حملوں اور حکومتی پالیسی کے خلاف ملک بھر میں مکمل ہڑتال رہی جبکہ کہیں کہیں پہیہ چلتا رہا۔ صوبائی دارالحکومت لاہور میں شہر کی تمام مارکیٹیں بند رہیں لیکن ریل سمیت پبلک و پرائیویٹ ٹرانسپورٹ رواں دواں رہی تاہم شہر کی سڑکوں پر لائی جانے والی بسوں اور ویگنوں کی تعداد معمول سے کم رہی۔ ہڑتال کے دوران کراچی میں مکمل سناٹا رہا۔ اسلام آباد میں بھی ہڑتال دیکھنے میں آئی۔ ڈیرہ غازی خان کلور کوٹ اور سرگودھا میں ٹرینیں روک دی گئیں۔ گوجرانوالہ، فیصل آباد، احمد پور شرقیہ، بھلوال، خوشاب، موچھ، دریا خان، کلور کوٹ اور دیگر علاقوں میں مکمل ہڑتال رہی۔ پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چارج شیلنگ کے بعد گولی چلادی جس سے ڈیرہ غازی خان میں 4 افراد جاں بحق اور 15 زخمی ہو گئے۔ ڈیرہ غازی خان میں 5 ہزار افراد سڑکوں پر آ گئے۔

پنجاب بھر میں سینکڑوں لیڈر اور کارکن گرفتار۔ پاک افغان دفاع کونسل نے دعویٰ کیا ہے کہ پہیہ جامہ ہڑتال کے حوالہ سے پولیس نے پاک افغان دفاع کونسل میں شامل جماعتوں کے 350 کارکنوں اور رہنماؤں کو مختلف جگہوں پر چھاپے مار کر گرفتار کیا۔ جس کا سلسلہ رات گئے جاری رہا۔

دہشت گردی کے خلاف مہم کو تہذیبوں کی لڑائی قرار دینا غلط ہے۔ صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ افغانستان میں جاری دہشت گردی کے خلاف مہم کو تہذیبوں کی لڑائی قرار دینا قطعی غلط ہے اور اسے اس حوالے سے پیش کرنے کا سلسلہ ختم ہونا چاہئے وہ لندن میں پاکستان ہائی کمشنر کی طرف سے اپنے اعزاز میں دیئے جانے والے عشائیہ میں خطاب کر رہے تھے۔ صدر نے کہا کہ اسلام امن اور درگزر کا مذہب ہے۔ اگر کوئی اسلام کو دہشت گردی سے ملاتا ہے تو یہ بالکل غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب مسلمان ہیں اور ہم میں سے کوئی بھی انتہا پسند نہیں ہے۔ صدر نے کہا کہ ان کی دعا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ کے مقاصد جلد از جلد پورے ہوں۔ افغانستان گزشتہ 20 سال سے مشکلات میں ہے اور اب اسے استحکام کی ضرورت ہے عالمی برادری کو چاہئے کہ وہ اس کی از سر نو تعمیر اور استحکام کے لئے مشترکہ کوششیں کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حالیہ عالمی اتحاد عالمی دہشت گردی کے خلاف قائم کیا گیا ہے اور پاکستان نے بہت سوچ سمجھ کر اس کا حصہ بننے کا فیصلہ کیا ہے۔ پاکستان اس اتحاد کا حصہ ہے اور مقصد کے حصول تک اس میں شامل رہے گا۔

افغانستان، دہشت گردی کے خلاف جنگ اور پاکستان پر اثرات۔ صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ امریکی صدر بش سے افغانستان، دہشت گردی کے خلاف جنگ اور اس کے پاکستانی معیشت پر اثرات پر تبادلہ خیال ہوگا۔ لندن سے نیویارک روانگی سے قبل صدر نے اے پی پی کو بتایا کہ ہم اپنی ملکی ضروریات اور اقتصادی شعبہ کے لئے ضروری مدد پر بھی بات کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ صدر بش سے امریکہ میں پاکستانیوں کی حفاظت کا بھی معاملہ اٹھائیں گے۔

امریکی بمباری سے 2 بسیں تباہ اور تمام مسافر ہلاک۔ امریکی طیاروں نے مزار شریف کی اہم شاہرا کو نشانہ بناتے ہوئے دو بسوں پر شدید بمباری کی جس سے ان بسوں میں سوار تمام مسافر موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ طالبان ملیشیا کے ترجمان نے بتایا کہ اس شاہراہ پر چلنے والی گاڑیوں کو امریکی طیارے مسلسل نشانہ بنا رہے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس شاہراہ کے ذریعے طالبان اپنی کمک مزار شریف پہنچا رہے ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ افغانستان کے دیگر مقامات پر امریکی طیاروں کی بمباری سے 20 شہری ہلاک ہو گئے ترجمان نے یہ نہیں بتایا کہ بمباری کا نشانہ بننے والی بسوں میں کتنے مسافر سوار تھے۔

شمالی اتحاد کی فوجیں مزار شریف میں داخل۔ شمالی اتحاد نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی فوج فوجی نوعیت کے اہم شہر مزار شریف میں داخل ہو گئی ہے۔ سی این این کے مطابق جنرل دوستم نے بتایا کہ اس محاذ پر 90 طالبان فوجی ہلاک ہو گئے۔ اس سے قبل یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ شمالی اتحاد کی فوج نے مزار شریف کے مغرب میں واقع ایک اہم فوجی ائر پورٹ پر قبضہ کر لیا ہے۔

امریکہ اور برطانیہ میں اختلافات۔ برطانوی وزراء دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکی کارروائی کے طریقہ کار کے مخالف ہوتے جا رہے ہیں اور امریکہ اور برطانیہ میں اختلافات کے مناظر دکھائی دینے لگے ہیں۔ روزنامہ گارڈین کی رپورٹ کے مطابق اگرچہ برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے دوبارہ امریکہ کا دورہ کر کے اپنے آپ کو امریکہ کا سب سے بڑا اتحادی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے تاہم برطانیہ کے اقتدار کے ایوانوں میں فلسطین اسرائیل تنازعہ پر امریکی موقف کے حوالے سے بے چینی بڑھتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ اخبار کے مطابق امریکہ اور برطانیہ میں اختلافات اس لئے بڑھ رہے ہیں کہ امریکہ کے بارے میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے اتحادیوں سے مشورہ نہیں کرتا اور نہ ہی وہ انسانی بحران پر توجہ دے رہا ہے۔ علاوہ ازیں برطانیہ چاہتا ہے کہ جنگ افغانستان تک ہی محدود رہے اور اسے خدشہ ہے کہ پینٹاگون میں بیٹھے ہوئے شدت پسند کہیں جنگ کو عراق کے خلاف بھرپور کارروائی کی طرف نہ لے

امریکہ کا مزید ملکوں پر دباؤ-صدر جارج بش نے بین الاقوامی دہشت گردی کے خلاف اتحاد کو تاکید کی ہے کہ اس عالمی خطرے کے خلاف تحمل کا مظاہرہ کریں- وائٹ ہاؤس میں فرانس کے صدر ژاک شیراک سے بات چیت کے بعد صدر بش نے کہا کہ اگر اقوام دہشت گردی سے واقعی نمٹنا چاہتی ہیں تو انہیں عمل کر کے دکھانا ہوگا- اور صبر آزما مہم کو آگے بڑھانا ہوگا- بی بی سی کے مطابق اس سے پہلے صدر بش نے القاعدہ تنظیم پر الزام لگایا تھا کہ وہ کیمیاوی و حیاتیاتی اور جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے- بی بی سی کے مطابق صدر بش نے دوسرے ملکوں پر بھی دہشت گردی کے خلاف دباؤ ڈالنا شروع کر دیا ہے ادھر جرمنی کے چانسلر شروڈر نے 3900 خصوصی دستے بھیجنے کا اعلان کیا ہے-

قبائلیوں کی افغانستان روانگی تحریک نفاذ شریعت محمد کے رہنما محمد اسماعیل نے کہا ہے کہ 1200 پاکستانی طالبان کی مدد کے لئے افغانستان روانہ ہو گئے ہیں- اس طرح گزشتہ چار روز کے دوران 4400 افراد جہاد کے لئے افغانستان پہنچے ہیں- انہوں نے بتایا کہ جانے والے افراد اپنے ساتھ رائفلیں اور اسلحہ لے کر گئے ہیں-

امریکی کارروائی مسترد مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے خلاف برسرپیکار جہادی تنظیموں کی مشترکہ کمانڈ متحدہ جہاد کونسل نے پاکستانی جہادی تنظیموں کو دہشت گرد قرار دینے کی امریکی کارروائی مسترد کر دی ہے-

بھارتی عزائم بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ بھارت کو پاکستان کے خلاف مکمل تیاری کے ساتھ کارروائی کرنا پڑے گی- مقبوضہ کشمیر میں افغانستان جیسی صورتحال کا سامنا ہے- امریکہ دوران جنگ پاکستان کے اندر دہشت گردوں کے تربیتی مراکز کو بھی نشانہ بنائے' بھارتی سفیر مقیم امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان سے دہشت گردوں کا خاتمہ کئے بغیر مسئلہ حل نہیں ہو سکتا- لشکر طیبہ اور جیش محمد پر پابندیاں لائق تحسین ہیں-

پھول، سبزیوں کے بیج

امپورٹڈ بیجوں کی پنیریاں، گل داؤدی، گلاب گروجن کے پودے کٹ گلاب، موسمی سبزیوں کے بیج اعلیٰ کوالٹی خوشبو والے گلاب کی پتیاں، بوکے، گلدستے، ٹیوب راز کی سٹک- پودوں کو دینے کے لئے کھاد کے پیکٹ دستیاب ہیں-

نیز گھروں میں خوبصورت پلاٹ بنوانے کے لئے نرسری سے تعاون حاصل کریں- (نگران گلشن احمد نرسری)

فروخت اراضی
زرعی اراضی واقع احمد نگر
رقبہ 4-ایکڑ 6 کنال برائے فروخت ہے-
برائے رابطہ: ڈاکٹر مرزا مبشر احمد
فون 212651-212666

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

موسم بدل رہا ہے
اس لئے نماز فجر کے بعد ایک خوراک **شربت صدر** کی پی لینے سے آپ نزلہ زکام کھانسی سے محفوظ رہ سکتے ہیں- سردیوں میں خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی نزلہ زکام کھانسی سے بچانے کے لئے روزانہ **شربت صدر** استعمال کرائیں
چھوٹی شیشی -/15 روپے بڑی -/60 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ
فون 212434-04524 فیکس 213966

خالص دیسی گھی- مکھن اور کریم
ہمارے ہاں خالص دیسی گھی مکھن اور کریم اعلیٰ کوالٹی میں دستیاب ہے-
خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں- ریڈی میڈ زیورات بھی دستیاب ہیں ہم واپسی پر کاٹ نہیں لیتے-
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837 رہائش 214321

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61